سوال

(30) ہم نے نہ نبی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا نہ اس کے معجزات کو الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم نے نہ نبی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا نہ اس کے معجزات کو دیکھا کہ صحیح طور پر ان کا جائزہ لے سکتے، نبی پر وحی بھی ہمارے سامنے نازل نہیں ہوئی، ہم ایمان لائے ہیں تو صرف اس لیے کہ ہم نے اسلام کی تعلیم کو اچھی اور قابل قبول سمجھا ہے، اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کی استعداد ہی کی وجہ سے ہمارے اعمال پر جزا و سزاء بھی مقرر ہے، دوسرے لفظوں میں کسی چیز کی خوبی یا برائی کا اصل معیار عقل ہے قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ افَلَا يَعْقِلُونَ ۔ اَمْ عَلٰى قُلُوبٍ اَقْفَالُهَا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کو بھی عقل ہی سے پرکھنا چاہیے اگر خدا نخواستہ قرآن مجید کی کوئی بات ہماری سمجھ میں نہ آئے یا ہم اسے اپنی عقل کے خلاف سمجھیں تو فیصلہ کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سوال دو ہیں۔ ایک یہ کہ سمجھ میں نہ آئے، ایک یہ کہ عقل کے خلاف ہو، سمجھ میں نہ آنے سے کسی چیز کا انکار نہیں ہو سکتا، اس کے متعلق قرآن مجید کا فیصلہ موجود ہے:

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ

''بلکہ انہوں نے اس چیز کو جھٹلا دیا جس کے علم کا انہوں نے احاطہ نہیں کیا۔''

اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ہم نے روح کو جھٹلا دیں، صرف اس بناء پر کہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جب تک کسی چیز کی حقیقت معلوم نہ ہو تو اس کا انکار عقل کی کمزوری ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ قرآن کی کوئی بات عقل کے خلاف ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کئی دفعہ انسان اپنی کمزوری سے کسی بات کو اپنی عقل کے خلاف سمجھ لیتا ہے، اور واقعہ میں وہ عقل کے خلاف نہیں ہوتی۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کفار کہتے تھے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہڈی بوسیدہ ہو کر خاک میں مل جائے اور پھر وہ دوبارہ انسان بن جائے جیسے اللہ تعالیٰ سورۃ یسین میں فرماتے ہیں:

قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ

''یعنی انسان کہتا ہے کہ ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے حالانکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں۔''

ہاں کوئی بات ہر ایک کی عقل کے خلاف ہو تو اس کو جھٹلایا جا سکتا ہے۔ مگر قرآن مجید میں کوئی ایسی بات موجود نہیں۔ (تنظیم اہل حدیث جلد نمبر ۱۷، شمارہ نمبر ۹)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 09 ص 120

محدث فتویٰ